بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۵

من تیشاء پڑھسے بعثک ربک مقاماً محمودا

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱ | ۱۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۱۲ ماہ صفر ۱۳۶۲ ھ | ۱۷ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۱

۱۶-۲ جناب شیخ فضل الرحمن صاحب ... احمدیہ ... ملتان
MULTAN CANTT.

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ - ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کل مورخہ اول سنہ ھذا کے لئے لاہور تک بذریعہ کار تشریف لے گئے۔ مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو اور امام الصلوٰۃ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جناب مولوی ذوالفقار علی صاحب۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز پرائیویٹ سکرٹری - اور بعض دیگر کارکنان بھی ہمراہ گئے ؛

حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءہا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہمراہ بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئی ہیں ؛

جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مدیر الحکم کئی روز سے بیمار ہیں۔ شدید بخار - کھانسی اور کھانسی کے ساتھ خون آتا رہا ہے - اب اگرچہ نسبتاً افاقہ ہے۔ لیکن پھیپھڑوں پر بلغم کا دباؤ بہت ہے۔ احباب دعا کے لئے صحت کریں ؛

مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل کے ہاں کل لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ؛

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۲ - ماہ صفر ۱۳۶۲ھ

حسینیت کا صحیح تصوّر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاصر مسلمان نے ۱۳ فروری کی اشاعت میں "ماتم کس کا" کے عنوان سے ایک مقالہ میں یہ اعتراف کیا تھا کہ اس وقت "مسلمانوں میں ہزاروں یزید سینکڑوں ابن زیاد۔ لاکھوں شمر اور بے شمار کوفی ہیں جنہوں نے دین کی راہ میں روڑے اٹکا رکھے ہیں۔ جو شعائر دین کو حسین اور ان کے رفقاء کی بہ نسبت زیادہ سنگدلی کے ساتھ پامال کر رہے ہیں۔ قدم قدم پر جھوٹی امارتیں۔ باطل سیادتیں اور غلط قیادتیں قائم ہیں۔ مگر ان کے خلاف اعلانِ بغاوت و اظہارِ حق کے لئے کوئی شخص تیار نہیں ہوتا"

ان الفاظ سے یہ ظاہر ہے۔ کہ "معاصر مسلمان" کے نزدیک مسلمانوں میں آج سینکڑوں بیماریاں تو موجود ہیں۔ لیکن ان کے علاج کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی انتظام موجود نہیں۔ ہم نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ:-

"مقامِ غور ہے۔ کہ کیا ان ہزاروں یزیدوں سینکڑوں ابن زیادوں۔ لاکھوں شمروں اور بے شمار کوفیوں کے مقابلہ کے لئے کسی حسین کی ضرورت نہیں"! ہمارے اس تبصرہ پر معاصر "مسلمان" نے ۱۳ فروری کی اشاعت میں "حسینیت کا قادیانی تصور" کے عنوان کے ماتحت ایک اور مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے کہ "ایک حسین کی ضرورت کی حد تک تو ہم اور معاصر "الفضل" بالکل متفق ہیں۔ البتہ اختلاف اس امر میں ہے۔ کہ مرزا غلام احمد آنجہانی نے اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ یا نہیں"!

اس کے بعد معاصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس ضرورت کو پورا نہ کرنے والا بتایا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "دنیا کے سب سے بڑے ایک یزیدی ادارے کے ساتھ محبت و اطاعت کا تعلق حاصل تھا۔" اور "اس کے ہوتے ہوئے دنیا کو مرزا صاحب کی حسینیت پر ایمان لانے کی دعوت کیسے دی جا سکتی ہے"۔ ہمارے معاصر کا خیال ہے۔ کہ حسینیت کا مفہوم صرف یہ ہے کہ ہر اس حکومت سے بغاوت کی جائے جو "الٰہی حاکمیت کے تصور کو چھوڑ کر انسانی حاکمیت کے تصور پر" متشکل ہو۔ اور اس نے یہاں تک لکھا ہے۔ کہ اس کے نزدیک تو معمولی درجہ کی مسلمانیت کا تصور ہی بہت بلند ہے" اور وہ "اسلام کے راستہ کا اول قدم ہی اس کو سمجھتے ہیں۔ کہ خدا کی زمین پر خدا کے سوا ہر مدعی حکومت کے خلاف جہاد کیا جائے"! اور چونکہ اُن کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حکومتِ وقت کے خلاف علم بغاوت بلند نہیں کیا - اس لئے وہ انہیں اس زمانہ کا حسین ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اگرچہ حسین کی ضرورت کو وہ بشدت محسوس کرتا ہے ؛

ہمارے معاصر کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حسینیت کا جو مفہوم اس نے پیش کیا ہے۔ وہ حسینیت کی صحیح اور حقیقی شان اور مرتبہ کا مظہر نہیں۔ بلکہ حسینیت کے صحیح مفہوم سے بہت ادنےٰ ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے بے شک یزید کی حکومت کے خلاف جہاد کیا۔ مگر اس جذبہ کے ماتحت کہ یزید اسلام کے نام پر ایک ایسی حکومت قائم کرنا چاہتا تھا۔ جو حکومت کے متعلق اسلامی تصور کے سراسر خلاف تھی اور جس کے قیام سے اسلام کے متعلق لوگوں کو سخت غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا مشن دراصل یہ نہ تھا جیسا کہ ہمارے معاصر نے خیال کیا ہے۔ کہ ہر حکومت سے جو خدائی قانون کے ماتحت نہ ہو۔ بغاوت کی جائے بلکہ یہ تھا۔ کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والی حکومت اسلام کے متعلق کوئی غلط نظریہ قائم نہ کرنے پائے اور اس لئے ان کا مقصد دراصل اسلام کے صحیح تصور کو دنیا میں اشاعت دینا اور قائم کرنا تھا۔ وہ اس امر کو خوب جانتے تھے۔ کہ وہ طاقت کے ساتھ یزیدی حکومت کو مٹا نہیں سکتے۔ لیکن ان کی شہادت سے وہ بلند مقصد پورا ہو جائے گا۔ جو ان کے پیش نظر تھا۔ اور اسلام ہمیشہ کے لئے اس بات سے محفوظ ہو جائے گا۔ کہ اس کی طرزِ حکومت اور صحیح امارت کے متعلق دنیا میں کوئی غلط نظریہ قائم ہو سکے۔ اس سے یہ ثابت ہرگز نہیں ہوتا۔ کہ حسینیت ہر انسانی حکومت سے بغاوت کا نام ہے۔ ایسا خیال کرنا اسلام کی صحیح رُوح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل اور آپ کی پُرامن تعلیم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریق عمل کے سراسر خلاف ہے۔ اور اسلام کو دنیا میں بدنام کرنے والی چیز ہے۔ اس کے تو نعوذ باللہ یہ معنی ہوں گے۔ کہ جب تک دنیا میں اسلام کا وجود ہے۔ کبھی امن و امان قائم نہ ہو سکے گا۔ اور کوئی مسلمان بھی غیر اسلامی حکومت سے کوئی پُرامن معاہدہ نہ کر سکے گا۔ بلکہ ہمیشہ اسے ہمسایہ حکومتوں سے برسرپیکار رہنا پڑے گا اس نظریہ کو تسلیم کرتے ہوئے "معاصر مسلمان" کو ان تمام انبیائے کرام کو بھی جو غیر حکومتوں کے ماتحت زندگی بسر کرتے رہے۔ اپنی زندگی میں خود حکومت حاصل نہ کر سکے۔ اور نہ ہی اس کے حصول کے لئے بغاوت کی صورت میں کوئی کوشش کی اور نہ ہی اپنے متبعین کو ایسی بغاوت کی تلقین کی "مسلمانیت کے اس ادنےٰ تصور" سے جسے اس نے پیش کیا ہے۔ عاری اور محروم تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور ماننا پڑے گا کہ نبوت کا مقام تو بہت بلند ہے۔ وہ انبیاء کرام حسینیت کے مرتبہ تک بھی نہ پہونچ سکے ؛

ہم نے اس مضمون میں لکھا تھا۔ کہ اگر یہ کہا جائے کہ اسلام میں یزیدوں کی کثرت ہے۔ اور حسین کوئی نہیں۔ تو لوگ کہیں گے کہ اسلام کا باغ اُجڑ چکا۔ اب یہ خس و خاشاک کی پیدائش کے لئے وقف ہو چکا ہے۔ اس میں بدبودار پودے اور خاردار جھاڑیاں تو بکثرت پیدا ہوتی ہیں۔ مگر کوئی گُل رعنا اب اس میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے معاصر نے اس اندیشہ و خدشہ کے امکان کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن اس کے ازالہ کی یہ صورت بیان کی ہے کہ "اسلام کا باغ بنجر نہیں ہے۔ وہ برابر کام کے آدمی پیدا کر رہا ہے۔ اور کرتا رہے گا"! لیکن ہمارا سوال "کام کے آدمی" پیدا کرنے کے متعلق تو نہ تھا ہم نے تو حسینی رُوح رکھنے والے وجود کے عدم کا ذکر کرتے ہوئے اسے اسلام پر اعتراض کا حل بتایا تھا اور یہ ہمارے معاصر کو بھی اعتراف ہے کہ حسین جیسی کوئی شخصیت مسلمانوں میں موجود نہیں۔ باوجودیکہ ان میں یزیدوں شمروں ابن زیادوں اور کوفیوں کی بھرمار ہے۔ یہ کہنے سے کہ "کام کے آدمی" پیدا ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے اس اندیشہ کا ازالہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جو ہم نے پیش کیا تھا۔ حیرت ہے کہ ہمارا معاصر جسے ہم سمجھدار اور زیرک خیال کرتے تھے۔ اس معمولی سی بات کو بھی کیوں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ جب مسلمانوں میں ہزاروں یزید اور لاکھوں ابن زیاد موجود ہیں۔ تو ایک حسین یا اس سے بڑھکر مرتبہ رکھنے والا انسان کیوں موجود نہیں۔ در آنحالیکہ اس کے وجود کی ضرورت کو وہ بشدت محسوس کر رہا ہے کیا یہ اسلامی باغ کے بنجر و ویران اور بے ثمر ہونے کا واضح اعتراف نہیں ؛

چونکہ معاصر "مسلمان" ہماری گرفت سے چھٹکارا نہیں پا سکتا تھا اس لئے اس نے چڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق بعض ناشائستہ الفاظ بھی استعمال کئے ہیں چونکہ بگڑے ہوئے "مسلمان" سے اس سے بہتر اخلاق کے مظاہرہ کی امید ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے اس کی سخت کلامی کو نظرانداز کرتے ہوئے ہم اسے یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ قادیان کی سرزمین جیسا کہ اس نے لکھا ہے "مقتل صفوان علیہ نواب خاصا بہ داخل فتر کہ" [illegible] کی مصداق نہیں بلکہ یہ وہ سرزمین ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اسلامی باغ میں وہ ثمرات پیدا ہوئے ہیں جن کی نظیر صرف قرونِ اولیٰ میں ہی مل سکتی ہے چنانچہ معاصر مسلمان اس بات سے ناواقف نہیں ہوگا۔ کہ آج قادیان کی سرزمین سے ہی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سینکڑوں لوگ اکناف عالم میں جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف ہیں۔ اور ان کے ہاتھ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے والے اور آپ کو گالیاں دینے والے ہزاروں اسلام میں داخل ہو کر آپ پر شب و روز درود بھیج رہے ہیں ؛

الہام کے سوا خدا تعالےٰ اور انسان کا سچا تعلق قائم نہیں ہو سکتا

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

ہو خدا ۔ لیکن نہ ہو وہ بولتا،	ایسا ہونے سے نہ ہونا ہے بھلا
دل کسی گونگے سے کیونکر لگ سکے	عشق میں خواہد کلامِ یار را"

"الفضل" کے ایک قدر دان کا مکتوب گرامی

میرے محترم دوست سید فضل الرحمن صاحب فیضی آف منصوری حال شاہجہان پور کی طرف سے ایک مکتوب موصول ہوا ہے۔ جسے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اخویم محترم جناب شاکر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض ہے کہ الفضل مجریہ ۱۰ فروری میں آپ کا افتتاحیہ زیر عنوان "قدر دان الفضل سے ایک گزارش" ابھی ابھی نظر سے گزرا۔ اور آپ کے اس فقرہ نے تو دل ہلا دیا۔ کہ "اب حالات ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ اگر کوئی مزید قدم نہ اٹھایا گیا۔ تو اخبار کو موجودہ حالت میں زندہ رکھنا مشکل ہو جائے گا۔" آجکل کاغذ کی بے حد گرانی اور کمیابی کے ساتھ یہ صورت بھی کہ "جماعت میں بعض صاحب مقدرت احباب ایسے بھی ہیں جو اخبار نہیں لیتے۔" بہت ہی رنجیدہ ہے۔ احمدی جماعت میں کوئی صاحب مقدرت احباب اور بغیر الفضل کے؟ یا العجائب اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

سچی بات یہ ہے کہ الفضل کی توسیع و اشاعت کے سلسلہ میں کوشش کرنا آپ کا کام نہیں۔ یہ ہمارا کام ہے آپ کی خدمات کیا یہ کم ہیں۔ کہ باوجود عام پریشان کن حالات و بہت سی دقتوں کے باقاعدگی کے ساتھ اب تک جماعت کے سامنے روحانی غذا پیش کرتے آ رہے ہیں؟ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ ارشادات و روح پرور خطبات سے مستفید ہونے کا ہمیں موقعہ بہم پہونچاتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ کارکنان الفضل کو بہت بہت جزائے خیر دے۔ یہ تو جماعت کے دوستوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ اس بابرکت اخبار کو نہ صرف زندہ رکھنے کی بلکہ اس کو کثیر الاشاعت بنانے کی پوری کوشش کریں۔ اور اس کوشش میں پہلے خریداری کے سوال کو نہیں۔ بلکہ "الفضل" کی اہمیت و اس کے جملہ فوائد کو زیادہ سے زیادہ احباب کے سامنے پیش کرنا چاہئیے۔ کیوں کہ لوگ اکثر فائدہ کے خیال سے ہی روپے خرچ کیا کرتے ہیں فائدہ خواہ دینی ہو یا دنیوی بہت ممکن ہے کہ جماعت میں ابھی تک بعض احباب کے خریدار نہ ہونے کی وجہ فوائد الفضل سے ان کی لاعلمی ہو رہی ہو۔ اس لاعلمی کو دور کرنے کے لئے بھی اخبار کے بابرکت فوائد کی تشہیر از بس ضروری ہے۔ یعنی اگر ہو سکے تو چند روز مفت اخبار بھیجا جایا کرے۔ الفضل کی توسیع و اشاعت کے سلسلہ میں مجھے ایک اور خیال بھی آتا رہتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جماعت سے باہر بھی اس کو کافی تعداد میں پہنچنا چاہئیے۔ مگر اس خیال کے سامنے ایک روک بھی ہے۔ اور وہ روک پیغامیوں کے فرسودہ قضیہ پر ہمارے آئے دن کے تبصرات ہیں۔ "الفضل" دوسرے ہاتھوں میں اسی وقت کامیابی کے ساتھ پہونچ سکتا ہے۔ جبکہ ان کے فائدہ کے مضامین بھی خاص طور پر زیادہ شائع ہوں۔ غیر احمدی دنیا کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ کہ چند پیغامی اصحاب کیا کہتے ہیں۔ اور اگر وہ کچھ کہتے ہیں تو قادیان سے ان کو کیا جواب دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی حالت تو بالخصوص آج تعمیری خیالات سچی ہمدردی و صحیح رہبری کی محتاج ہے۔ پیغامیات سے ان کو کیا مطلب؟ الفضل زیادہ سے زیادہ ان کی احتیاج کو پورا کرتا نظر آئے۔ تو سنجیدہ لوگ خود بخود انشاء اللہ شوق سے اس کی طرف لپکیں گے۔ یہ کوئی ذوقی بات نہیں۔ منظر عام پر ایسا نظارہ دیکھا جا چکا ہے۔ پھر مخالفت کا طوفان بھی کوئی چیز نہیں۔ انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے۔ کہ جلد یا بدیر وہ فائدہ کی طرف ہی جھکا کرتی ہے۔ قادیان حقیقی فوائد کا مرکز ہے ویسے "پیغامیات" کے لئے تو اب رسالہ "فرقان" بھی جاری ہو چکا ہے۔ اور ماشاء اللہ خوب کام کر رہا ہے۔ بہر حال الفضل کو سوائے کسی ضروری موقعہ کے اب پیغامی حضرات کی طرف زیادہ توجہ نہیں دینی چاہئیے۔ اس کے قیمتی کالموں سے بہتر محترم بہت سی اقوام کا حق ہے۔ ظاہر ہے کہ جماعتی کاموں میں خیال کے ساتھ تنظیم کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ خیال کہ الفضل کی توسیع اشاعت کا کام اس کے فوائد کی تشہیر کا کام در اصل احباب جماعت کا کام ہے میں ایک خاص نظام کے ماتحت ہی اس کو چلانا چاہئیے۔ اور ایسا انتظام بفضلہ تعالیٰ ہمیں حاصل ہے۔ خدام الاحمدیہ کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ کی طرف سے توسیع الفضل کے لئے کچھ حرکت جاری ہونے پر انشاء اللہ العزیز جملہ خدام سلسلہ احمدیہ حرکت میں آ جائیں گے۔ اور پھر خدا چاہے تو خاطر خواہ مراد بھی حاصل ہونے لگے گی۔

یہ دیکھے ہوئے ہیں ہم عادت خدا کی ؎ کہ حرکت میں ہوتی ہے برکت خدا کی

کوششوں کے ساتھ ساتھ ہمیں خاص دعائیں بھی مطلوب ہیں۔ اور قادیان تو دعاؤں کا قلعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بہت سے مشتاق اصحاب ابھی بیت ... قادیان میں بستے ہیں۔ شاکر صاحب ان بزرگوں سے خاص التجا کر کے مسلسل دعائیں حاصل کیجئے۔ بے شک یہ دن بہت مشکلات کے دن ہیں لیکن ... "مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے"

اللہ تعالیٰ الفضل کی مشکلات کو دور کرے۔ اور اس کا حامی و مددگار ہو۔ آمین ثم آمین۔ یہ بات کہ کاغذ نایاب ہو رہا ہے اور نفع رسانی کے لئے کاغذ کو گورنمنٹ کے لئے روک لینے سے ایسے دنوں کاغذ نایاب ہو رہا ہے۔ یہ بات تو جماعت پر بہت شاق گزرے گی۔ جماعت کی زندگی اور جماعت کے کام میں الفضل کو بڑا دخل ہے۔ گورنمنٹ کی خدمت اور خود اس جنگ کے زمانہ میں گورنمنٹ کے لئے مالی اور جانی امداد دینے اور بالخصوص بھرتی دینے کے لئے اسی اخبار میں ایسے خطبات شائع ہوتے ہیں کہ جن سے سخت دل بھی پگھل گئے ہیں۔ آپ کو چاہئیے کہ یہ خدمات گورنمنٹ پر ظاہر کریں۔ اور مطالبہ کریں کہ کاغذ کی دقت کسی حد تک تو دور ہو سکے۔ ورنہ اخبار الفضل کا اس سے زیادہ گھاٹا۔ جماعت کے احساسات و جذبات اور مذہبی ضروریات کا خون کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

مقامی تبلیغ کے متعلق انصار اللہ کا پروگرام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے۔ کہ ہر ایک احمدی تبلیغ کے کام میں حصہ لے۔ حضور کے ان ارشادات کے ماتحت اہل قادیان سے تبلیغ کا کام لینے کے لئے شہر کو آٹھ حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر جمعرات اور جمعہ کو ان آٹھ حلقوں میں سے دو حلقوں میں دوکانیں اور کاروبار بند رہے گا۔ ان حلقوں کے دوست جمعرات کی صبح سے تبلیغ کے کام کو شروع کریں گے۔ جو جمعہ کی شام تک جاری رہے گا۔ دوسری جمعرات کو دوسرے حلقوں میں تجارت اور کاروبار بند رہے گا۔ اور اس حلقے کے دوست سوائے تبلیغی کام کے اور کوئی کام نہ کریں گے۔ ہر مہینے میں چار دفعہ تبلیغ کا کام ہوتا رہے گا۔ اور کوئی جمعرات جمعہ تبلیغ سے خالی نہ رہے گا۔ اور ہر دو حلقوں کی ایک ایک ماہ کے بعد تبلیغ کے لئے باری آتی رہے گی۔ آٹھ حلقوں میں شہر کو اس لئے تقسیم کیا گیا ہے۔ تاکہ پبلک کو اشیاء کے خریدنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ پرانی آبادی کو چار حلقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور نئی آبادی کو بھی چار حلقوں میں۔ اور ہر جمعرات کو ایک حلقہ نئی آبادی کا کام کرے گا۔ اور ایک حلقہ پرانی آبادی کا۔ تاکہ کسی بھی حلقہ کی دوکانیں ایک ہی وقت میں بند ہونے سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔ اس تجویز اور پروگرام کے متعلق اگر کسی دوست کے خیال میں کوئی ترمیم ہو تو مجھے اطلاع دیں ممنون ہوں گا۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ اس قسم کا ریزولیوشن پاس کر چکی ہے۔ جس کی اطلاع جنرل پریذیڈنٹ کو دی جا چکی ہے۔

خاکسار فتح محمد سیال مہتمم تبلیغ مقامی مرکزی انصار اللہ قادیان

تحریک جدید کے مجاہد اپنے وعدوں میں ہر وقت اضافہ کر سکتے ہیں

تحریک جدید کے جہاد میں شمولیت کا فخر رکھنے والے احباب کو اجازت ہے کہ وہ جب چاہیں اپنے وعدے میں اضافہ کر لیں۔ جیسا کہ فرمایا "اگر کوئی شخص اپنے وعدے میں زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے۔ اضافہ کرنے میں کوئی روک نہیں۔ البتہ نیا وعدہ ہندوستان کے کسی دوست کی طرف سے اب قبول نہیں کیا جائے گا۔ سوائے بنگال وغیرہ کے کہ ان کے وعدوں کے لئے اپریل کی آخری تاریخ مقرر ہے۔ اور سوائے باہر کے ممالک کے کہ ان کے وعدوں کی آخری تاریخ ۳۰ جون ہے۔ یا سوائے ان لوگوں کے جو اس وقت برسر کار نہیں یا غریب ہیں۔ اور دوران سال میں برسر کار ہو جائیں۔ یا خدا تعالیٰ انہیں مال دیدے"۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کی جماعتوں اور افراد نے شاندار اضافے کئے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ کہ وعدوں کی رقوم کے جلد ادا کرنے کے لئے بھی کوشش کی ہے۔ تا ان کی ادائیگی کا پہلا نمبر جو ۳۱ مارچ ہے حاصل ہو جائے۔ چنانچہ مکرمی ڈاکٹر غلام احمد صاحب کراچی سے حضور میں لکھتے ہیں۔ میں نے تین سو کا وعدہ کیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے میرے عہدہ میں ترقی عطا فرما دی ہے۔ میں اس کے شکریہ میں چندہ تحریک جدید سال نہم میں ۳۰۰ کا اضافہ کر کے اسے چھ سو روپیہ کرتا ہوں۔ حضور دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور مزید قربانیوں کی بڑھ چڑھ کر توفیق بخشے۔ تحریک جدید کے مجاہدوں کو یاد رہنا چاہئیے۔ کہ ان کے وعدوں کی ۳۱ مارچ تک ادائیگی ان کو سابقون الاولون کی فہرست اول میں داخل کر دے گی۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ وفا جولائی ۱۳۲۱ ہش

شعبہ تربیت و اصلاح۔ دار الرحمت۔ ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس جاری کیا گیا۔ حقہ نوشی کے انسداد کے لئے کوشش کی جاتی رہی۔ دار الشیوخ۔ ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ بخاری شریف کا درس دیا جاتا رہا۔ نمازوں میں شمولیت کے لئے تحریک کی جاتی رہی۔ دار العلوم۔ سگریٹ نوشی سے منع کیا جاتا رہا۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ قرآن مجید۔ حدیث بخاری شریف۔ تاریخ اسلام قاعدہ یسرنا القرآن کے اسباق دیئے جاتے رہے۔ تربیتی لیکچر ہوتے رہے۔ دار البرکات شرقی۔ شہادۃ القرآن کے امتحان میں شمولیت کی تحریک کی جاتی رہی۔ دار البرکات۔ کتاب مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے کا درس ہوتا رہا۔ آوارہ گردی اور حقہ نوشی سے منع کیا جاتا رہا۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ ہفتہ میں تین خدام کو مشق کے طور پر تقاریر کروائی جاتی رہیں۔ مسجد مبارک نمازوں میں شامل نہ ہونے والوں سے باز پرس کی جاتی رہی۔ دوکانوں پر حقہ نوشی اور بیٹھ کر وقت ضائع کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔ اور اس بارہ میں سختی سے نگرانی کی جاتی رہی۔ مسجد فضل آٹھ دوستوں نے قرآن کریم ہاتھ میں لے کر سگریٹ چھوڑنے کا عہد کیا۔ سعید انوالی۔ حقہ پان اور سگریٹ نوشی سے منع کیا جاتا رہا۔ خود سیکرٹری صاحب مجلس نے حقہ چھوڑ دیا۔ تربیتی لیکچر ہوتے رہے اور نمازوں میں باقاعدگی کی تلقین ہوتی رہی۔ کیرنگ۔ دینی امور میں دلچسپی نہ لینے والے احباب کو سمجھایا جاتا رہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس ہوتا رہا۔ اور آپس میں کشیدگی کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ انبالہ شہر۔ قرآن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس ہوتا رہا۔ چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ تفسیر کبیر اور تاریخ اسلام کا درس جاری ہے۔ چند ممبران نے ڈاڑھی رکھنے کا عہد کیا۔ لائلپور "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" فتاویٰ احمدیہ اور تفسیر کبیر کا درس باقاعدگی سے جاری رہا۔ ایک دوست نے ڈاڑھی رکھنے اور دوسرے نے ترک حقہ نوشی کا عہد کیا ہے۔ لائلپور چھ ممبران نے ڈاڑھی رکھ لی ہے۔ حلقہ سول لائن میں تربیتی اجلاس ہوتے رہے۔ چک ۱۱ جنوبی۔ درس باقاعدہ ہوتا ہے۔ ایک دوست نے حقہ ترک کر دیا ہے۔ دھلی تفسیر کبیر اور دیگر کتب کا درس جاری رہا۔ نماز با جماعت کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ کانپور۔ ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے نماز با جماعت کی تلقین کی جاتی رہی۔ اور قرآن کریم کا درس جاری رہا۔

حیدرآباد دکن:۔ سات اراکین نے داڑھی رکھ لی۔ نماز باجماعت کی تلقین کی جاتی رہی۔ چک ۱۲۱ لائل پور۔ ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ کنڈا گھاٹ:۔ صبح کو ہر روز قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ سونگھڑہ: تفسیر کبیر اور سلسلہ کی کتب کا درس جاری رہا۔ نمازوں کی نگرانی کی جاتی رہی۔ اور تقاریر کی مشق کرائی گئی۔ داتہ زید کا:۔ درس جاری رہا۔ گوجرانوالہ:۔ ممبران ہر روز درس میں شامل ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں یاد کرائی گئیں۔ کراچی: تین تربیتی اجلاس ہوئے۔ نماز فجر کے بعد براہین احمدیہ اور نماز مغرب کے بعد تفسیر کبیر کا درس ہوتا رہا۔ کریام:۔ غیر مفید کھیلوں سے روکا جاتا رہا۔ شملہ:۔ ہر ہفتہ تربیتی جلسوں میں شعائر اسلامی کی تلقین کی جاتی رہی۔ مونگ:۔ تفسیر کبیر اور براہین احمدیہ حصہ پنجم کا درس ہوتا رہا۔ بوتالہ:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات سنائے جاتے رہے۔ نمازوں میں حاضری کی کوشش کی جاتی رہی۔ سیدوالا:۔ تربیتی اجلاس ہوتے رہے۔ درس باقاعدہ ہو رہا ہے۔ بعض دوستوں نے داڑھی رکھ لی ہے۔ بھیرہ:۔ نماز کے بعد درس جاری رہا۔ علاوہ ازیں تربیتی اجلاس ہوتے رہے۔ جبلپور:۔ تفسیر کبیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس ہوتا رہا۔ اوڑہ:۔ تین تربیتی اجلاس ہوئے۔ درس جاری رہا۔ حقہ سے منع کیا جاتا رہا۔ اسلامی شعار کی پابندی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ چار خدام نے داڑھی رکھ لی ہے۔

شعبہ مال:۔ جملہ حسابات کا باقاعدہ اندراج ہوتا رہا۔ کھاتہ جات کی پڑتال کی گئی۔ اور حسابات کو درست رکھا گیا۔ پندرہ معطی احباب کی طرف سے ماہانہ عطیے موصول ہوئے۔ حسابات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مرکزی حسابات:۔ فاضلہ از ماہ احسان ۱۸۲/۸/۶ آمد ماہ وفا ۱۱۵/۷/۶۔ میزان ۲۹۸/۰/۰۔ خرچ ماہ وفا ۲۹۰/۱۰/۰۔ فاضلہ برائے ظہور ۸/۰/۰ روپے۔

امانت مجالس مقامی:۔ فاضلہ از ماہ احسان ۱۰۴/۳/۳ آمد ماہ وفا ۱۱/۶/۹۔ میزان ۱۱۵/۱۰/۰۔ خرچ ماہ وفا ۴۲/۰/۰۔ فاضلہ برائے ماہ ظہور ۷۳/۱۰/۰

عمارت فنڈ:۔ فاضلہ از ماہ احسان ۷۷۳/۱/۳۔ آمد ماہ وفا ۱۵۹/۱۱/۰۔ میزان ۹۳۲/۱۲/۳۔ خرچ ماہ وفا ۳۰۹/۹/۳۔ فاضلہ ۶۲۳/۳/۰

شعبہ وقار عمل:۔ سیدالوالی:۔ چار روز کام کر کے ایک مسجد کی صفائی کی گئی۔ اور ۵۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ دو نالیاں ۱۰ اور ۵ فٹ لمبی بنائی گئیں۔ ایک گندی گلی میں مٹی ڈالی گئی۔ اوسط حاضری ۵۰ فیصدی رہی۔ کیرنگ:۔ مدرسہ احمدیہ کے چھپر کیلئے چھن مہیا کی گئی۔ نیز مسجد کیلئے چاول کی وصولی کی گئی۔ بڑے تالاب کے بند کی مرمت کی گئی۔ مدرسہ کی صفائی کی جاتی رہی۔ انبالہ شہر:۔ چار بار کام کیا۔ غسل خانہ۔ نالیوں اور مسجد کی صفائی کی۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا:۔ تین روز کام کر کے ایک کنوئیں کے گرد ایک فٹ چوڑی اور پانچ فٹ اونچی مٹی ڈالی گئی۔ ایک راستہ درست کیا گیا۔ سرگودھا:۔ دو روز کام کر کے ایک جگہ ۸۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ لائل پور:۔ قریباً روزانہ پون گھنٹہ صرف کر کے مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ لاہور:۔ دو دفعہ معمولی کام کیا گیا۔ چک

۱۰ جنوبی:۔ تین روز کام کیا گیا۔ ۸۰۰ مربع فٹ چھت اور ۹۰ مربع فٹ دیوار کی لپائی کی گئی۔ مسجد کے غسلخانہ کی صفائی کی گئی۔ حیدرآباد دکن:۔ تین بار کام کیا گیا مسجد کے فرش کی صفائی کی گئی۔ ایک سڑک کی درستی کی گئی۔ ملبہ کے ایک ہزار ٹوکرے سڑک پر ڈالے گئے۔ ایک نالی بنائی گئی۔ چک ۱۲۱ لائل پور:۔ دو دفعہ مسجد کی صفائی کی گئی اور لپائی بھی کی گئی۔ پودوں کو پانی دیا گیا۔ کنڈا گھاٹ:۔ چار مرتبہ کام کیا گیا۔ ایک راستہ ٹھیک کیا گیا۔ سونگھڑہ:۔ چار مرتبہ کام کیا گیا۔ ۲۶۳ فٹ مکعب گہرائی پر مٹی ڈال کر راستہ درست کیا گیا۔ اور ۲۳۰ مکعب فٹ گڑھا کھودا گیا۔ اور ایک گڑھا پر کیا گیا۔ ایک شارع عام کی مرمت کرائی گئی۔ کل آٹھ گھنٹے وقت صرف ہوا۔ حاضری ۵۱ فیصدی رہی۔ داتہ زید کا:۔ ۱۲ × ۲۶ فٹ چھت کی لپائی کی گئی۔ کل ۲ ۱/۲ گھنٹے کام ہوا۔ کانپور:۔ ۲ ۱/۲ گھنٹے خرچ کر کے ایک روز ایک ویران اور خستہ حال مسجد کی صفائی کی گئی۔ اور ۲۴۰ مکعب فٹ جگہ کو اینٹوں سے پختہ کیا گیا۔ شملہ:۔ ۲ ۱/۲ گھنٹے صرف کر کے لائبریری کو آراستہ کیا گیا۔ مونگ:۔ دو دفعہ مسجد کے صحن کی صفائی کی گئی۔ سیدوالہ:۔ مسجد اور ۱۲۰ فٹ لمبی نالی کی صفائی کی گئی۔ بھیرہ:۔ دو مرتبہ کام کر کے مسجد کی چھت کی لپائی کی گئی۔ غسلخانہ۔ نالیوں اور مسجد کی عام صفائی کی جاتی رہی۔ اوڑہ:۔ ۱۵ مرتبہ وقار عمل ہوا۔ ۱۵۰۰ فٹ لمبی چار نالیاں صاف کی گئیں ۴۰۰ مربع فٹ پبلک جگہ کی صفائی کی گئی۔ ایک مکان کی چھت پر ۲۵ ٹوکریاں مٹی ڈالی گئیں۔ گڑھے پر کئے گئے۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ ایک غیر احمدی میت کیلئے قبر کھودی گئی۔ ایک ہندو بیوہ کی چھت کو درست کیا گیا۔ ایک نہایت ہی متعفن نالی کی صفائی کی گئی۔ **مجالس مقامی:** دارالرحمت:۔ سات مرتبہ کام کر کے سو فٹ لمبا راستہ درست کیا گیا۔ دو جگہوں پر ۵۰ ٹوکریاں مٹی ڈالی گئی۔ ناصر آباد:۔ تین بار کام کیا گیا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ مسجد کی چھت پر مٹی ڈالی گئی۔ تین دکانوں کی چھتوں پر مٹی ڈالی گئی۔ اور سدا برگ کے پودے کاٹے گئے۔ دارالشیوخ:۔ نو مرتبہ کام کر کے لنگر خانہ کی اینٹیں اٹھائی گئیں۔ سدا برگ کے پودے کاٹے گئے۔ اور بہشتی مقبرہ والی سڑک کو درست کیا گیا۔ دارالسعۃ:۔ ۵ روز کام کر کے سڑک کی مرمت کی گئی اور گھاس کھودا گیا۔ دارالفتوح:۔ سات روز کام کر کے ۴۰۰ ٹوکریاں مٹی کی ڈالی گئیں۔ گلی کی مرمت کی گئی۔ ۱۵۰ مربع فٹ راستہ ٹھیک کیا گیا۔ حاضری اوسطاً ۸۰ فیصدی رہی۔ بورڈنگ تحریک جدید:۔ مسجد کے اندرونی حصہ کی صفائی کی گئی۔ دارالفضل:۔ ۱۰ روز کام کر کے ایک نالی کی صفائی کی گئی۔ ۶۰ فٹ لمبی نالی کھودی گئی۔ مسجد کے سامنے سڑک پر مٹی ڈالی گئی۔ ایک احاطہ کی صفائی کی گئی۔ دارالبرکات شرقی:۔ چھ مرتبہ مسجد کی زمین پر مٹی ڈالی گئی۔ ۱۹۲ مکعب فٹ گڑھا پر کیا گیا۔ دارالبرکات:۔ ایک ۶۰ فٹ لمبا راستہ بنایا گیا۔ محلہ کی صفائی کی گئی۔ ۱۴ روز کام کیا گیا۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ:۔ تین روز کام کر کے بورڈنگ میں مٹی ڈالی گئی۔ مسجد اقصیٰ میں ...

... ۴۲ خطوط تحریر کئے گئے۔ خلیل احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۷۹ :۔ منکہ حافظ مغل دین فاروقی ولد امام بخش صاحب قوم فاروقی پیشہ تبلیغ وسیاحت عمر ۸۰ سال اندازاً تاریخ بیعت اصحابی ساکن مٹوگوجر ڈاکخانہ بڈھانہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۲-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد تین کنال زمین موضع مٹوگوجر میں تھی۔ جو میں نے سو روپیہ میں فروخت کردی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ یعنی دس روپے نقد داخل خزانہ کرادیا ہے۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہوجائے۔ تو بھی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بالفعل میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت مجھے آمد ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد :۔ مغل دین حال نزیل مہمانخانہ قادیان۔ گواہ شد :۔ سید بابر علی اکبر مولوی فاضل۔ گواہ شد :۔ عظیم الرحمٰن کارکن نظارت امور عامہ

نمبر ۶۳۸۰ :۔ منکہ سراج الدین ولد مہر دین صاحب مرحوم قوم منڈا راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ناصر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۲-۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمد تنخواہ اس وقت مبلغ ۵۲ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد سے کچھ رقم ادا کردوں۔ تو وہ وصیت کردہ حصہ سے منہا سمجھی جاوے گی۔ العبد :۔ کمپنی کوارٹر ماسٹر حوالدار سراج الدین معرفت ۱۲ ایڈوانس بیس پوسٹ بکس ۵۴ ایم ورکشاپ کمپنی۔ گواہ شد :۔ محمد عبداللہ بقلم خود۔ گواہ شد :۔ غلام حیدر

نمبر ۶۳۸۱ :۔ منکہ عبد القادر ولد قاری غلام مجتبیٰ صاحب قوم دت پیشہ ڈاکٹری ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۲۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زندگی اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ عبد القادر ایم بی بی ایس (بحروف انگریزی) گواہ شد :۔ بشیر محمد بھٹی گواہ شد :۔ غلام مجتبیٰ والد موصی

نمبر ۶۳۸۲ :۔ منکہ عطاء الرحمٰن درد ولد مولوی عبد الرحیم صاحب درد قوم ارائیں عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالانوار قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۲-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ والد صاحب کی طرف سے مجھے پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر بعد میں کوئی آمد ہوئی یا کوئی جائیداد حاصل ہوئی۔ تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد :۔ عطاء الرحمٰن درد۔ گواہ شد :۔ عبد الرحیم درد گواہ شد :۔ مصلح الدین سعدی۔

نمبر ۶۳۸۳ :۔ منکہ سید محمد احمد ولد مولوی سید عبد الرحیم صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوسبی ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑلیہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۲-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرا ذریعہ آمد انگول ہائی سکول میں ایک تیس روپے کی عارضی ملازمت ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ یعنی تین روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میری جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ (۱) اراضی اندازہ قریباً پانچ ایکڑ جس کی قیمت ۶۰ روپے ہے۔ جو انگول ٹاؤن میں واقعہ ہے (۲) ایک کچا مکان معمولی جس کی قیمت قریباً ۲۵ روپے ہے جو انگول ٹاؤن میں واقعہ ہے۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائیداد نہیں میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میری وفات کے بعد اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۵ فروری۔ برطانی طیاروں نے جرمنی میں کولون اور اٹلی میں میلان پر زبردست حملہ کیا۔ کولون جرمنی کا اہم ترین صنعتی مرکز ہے۔ یہاں بہت سے وزنی اور آتش افروز بم پھینکے گئے۔ میلان میں کوئی اطالوی جہاز مقابل پر نہ آیا۔ اس شہر کو زبردست نقصان پہنچا۔ اور روم ریڈیو نے اس نقصان کا اعتراف کرلیا ہے۔ ان حملوں کے بعد ۱۱ برطانی طیارے واپس نہ آسکے۔ رود بار انگلستان پر برطانی طیاروں نے دشمن کے چار طیارے گرالئے۔ برلن ریڈیو کی خبر ہے کہ کل فن لینڈ کے دارالسلطنت ہیلسنکی پر بمباری ہوئی خیال ہے کہ یہ روسی طیاروں نے کی۔ اگرچہ ماسکو سے اس بارہ میں کوئی خبر نہیں آئی۔

دہلی ۱۵ فروری۔ آج تیسرے پہر انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل صبح برطانی طیاروں نے اکیاب سے تیرہ میل شمال میں بعض دیہات پر حملے کئے۔ اکیاب کے جزیرہ میں بھی بعض مقامات پر بمباری کی گئی۔ سب طیارے واپس آگئے۔ برما میں کوئی بڑی لڑائی نہیں ہورہی۔ اراکان کے محاذ پر گشت کرنیوالے جاپانی دستے چھاپے مارنے کی کوشش کررہے ہیں۔ مگر وہ دن کیوقت برطانی طیاروں کے ڈر سے گڑھوں میں چھپے رہتے ہیں۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ آج صبح جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ تیس بمباروں نے جن کے ساتھ شکاری جہاز بھی تھے۔ ربادل پر ایسا شدید حملہ کیا کہ اس سے پہلے جنوب مغربی بحرالکاہل میں کسی مقام پر نہ ہوا تھا۔ ایک جگہ تو ایسی آگ لگی کہ شعلے سو میل سے نظر آتے تھے۔ سب طیارے واپس آگئے۔ لے اور میدان کے ہوائی اڈوں پر بھی حملے کئے گئے۔

دہلی ۱۵ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ میں گاندھی جی کے برت سے پیدہ شدہ صورت حالات پر بحث کیلئے التوا کی تحریکیں پیش ہوئیں۔ مگر کسی جگہ بھی رائے شماری نہیں ہوئی۔ سنٹرل اسمبلی میں تحریک کی تائید کرتے ہوئے بعض ممبروں نے کہا کہ گاندھی کو رہا کردینا چاہیئے۔ تا وہ باہر آکر ملک کی حالت پر سوچ بچار کرسکیں۔ مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری نے کہا کہ اگست میں کانگرس نے جو تحریک شروع کی۔ وہ دراصل مسلمانوں کے خلاف تھی۔ ہمارے ہاتھ میں طاقت نہیں۔ اسلئے ہم گاندھی جی کی رہائی کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ انکی نظربندی کی تائید۔ امن کا قائم رکھنا حکومت کا فرض ہے۔ وہ دیکھ لے کہ اس کے مقصد کے لئے کونسی راہ مفید ہے۔ یورپین گروپ کے لیڈر نے کہا کہ برت رکھکر گاندھی جی نے حکومت کے سینہ پر پستول تان دیا ہے اور حکومت کو ان کے دباؤ میں ہرگز نہ آنا چاہیئے۔ ہوم ممبر نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی پوزیشن اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی۔ گورنمنٹ اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتی کہ کسی باغیانہ تحریک کا لیڈر اپنی حرکات پر اظہار افسوس کئے بغیر اور آئندہ محتاط رہنے کا وعدہ کئے بغیر ایک شہری کی حیثیت سے آزادی کے ساتھ رہ سکے۔ گاندھی جی کہتے ہیں کہ مجھے یقین دلاؤ کہ میں نے غلطی کی ہے۔ تو میں مان لونگا۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ ہٹلر کہے۔ مجھے یقین دلاؤ کہ جنگ کے آغاز کا ذمہ دار میں ہوں تو میں غلطی مان لونگا۔ کونسل آف سٹیٹ میں سر محمد عثمان نے کہا کہ حکومت دھمکی کے سامنے کبھی نہیں جھک سکتی۔

دہلی ۱۵ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں جنگی ٹرانسپورٹ کے ممبر نے ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس سال ۳۰۶ کروڑ ۲۱ لاکھ کی بچت ہوگی۔ اگلے سال بچت ۳۶ کروڑ ۴۳ لاکھ ہوگی بسال ۱۹۴۳ء میں کرایہ وغیرہ بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں۔

بمبئی ۱۵ فروری۔ حکومت بمبئی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل گاندھی جی کو پانی پینے میں کچھ تکلیف ہوئی۔ اور بمبئی رہی مسٹر ڈیسائی ان کے لڑکے اور گاندھی جی کے بھتیجے کے لڑکے کو ان کے پاس رہنے کی اجازت دی گئی ہے۔

قاہرہ ۱۵ فروری۔ جنرل جیرو شام کو جاتے ہوئے آج یہاں پہنچے۔

لنڈن ۱۶ فروری۔ کل دن کے وقت برطانی طیاروں نے ڈنکرک پر زوردار حملہ کیا۔ پہلے برطانی طیاروں نے اور دو گھنٹے بعد امریکن طیاروں نے حملہ کیا۔ ٹوور پر بھی ایک حملہ کیا۔ شمالی افریقہ کے اڈہ سے اڑکر برطانی طیاروں نے کریٹ میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ جنوبی اٹلی اور سسلی میں دشمن کی ریلوں پر بھی حملے کئے گئے۔

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ امریکن طیاروں نے جزائر الیوشن میں کسکا پر حملہ کیا۔ دشمن کے پانچ طیارے مقابل پر آئے۔ ان میں سے تین گرائے گئے۔ جزیرہ شارٹ لینڈ کے علاقہ میں امریکن طیاروں کی دشمن کے تیس طیاروں سے ہوائی جنگ ہوئی۔ دشمن کے ۱۱ طیارے برباد ہوئے۔ امریکنوں کو دو بمبار اور چھ شکاری طیاروں کا نقصان ہوا۔

قاہرہ ۱۶ فروری۔ وسطی ٹیونیشیا میں جرمنوں نے ایک نیا حملہ کیا یہ حملہ فہس سے ۷۰ میل اندر کی طرف یکشنبہ کی صبح کو کیا گیا۔ یہ حملہ ٹینکوں پیدل فوج اور چھوٹے بمباروں کی مدد سے کیا گیا۔ یکشنبہ کی شام تک جرمن پندرہ میل تک آگے بڑھ گئے۔ یہ حملہ ایک اتحادی چوکی پر قبضہ کیلئے کیا گیا ہے اور اسی چوکی کی طرف اتحادی فوجیں ہٹ رہی ہیں۔ جنوب مشرقی کنارے کے ایک رستہ پر قبضہ بھی اس حملہ کی غرض ہے۔ امریکن دستوں نے عارضی طور پر اس رستہ کو روک رکھا ہوا ہے۔ اتحادی طیاروں نے دشمن کی گاڑیوں کے جمگھٹوں پر سخت بمباری کی ہے۔ برطانی آٹھویں فوج کنارے کے ساتھ ساتھ برابر آگے بڑھ رہی ہے۔

ماسکو ۱۶ فروری۔ روسی فوجیں جنوب میں روسٹوف اور شمال میں وارشیلوف گراڈ کے درمیانی سو میل علاقہ میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور تین مزید شہروں پر قبضہ کرچکی ہیں۔ روسی اب اس رستہ کو اور بھی تنگ کررہے ہیں۔ جس سے جرمن بچکر نکل سکتے ہیں۔ روسی توپیں ٹاگن راگ پر دھواں دھار گولہ باری کررہی ہیں۔ اور جرمن وہاں سے پیچھے ہٹتے جارہے ہیں۔ اور بہت سامان بھی چھوڑتے جاتے ہیں۔ خارکوف کی لڑائی بھی زور پکڑتی جارہی ہے۔ ایک روسی دستہ تو اب شہر سے صرف پانچ میل رہ گیا ہے۔ دوسری تین اطراف سے روسی دستے شہر کے بیرونی مورچوں کو توڑ کر اندر داخل ہوچکے ہیں۔ جنوب مشرق میں جرمنوں نے سخت مقابلہ کیا۔ مگر تین دن کی لڑائی کے بعد روسی غالب آگئے۔ اور انہوں نے دشمن کے ۸۰ ٹینک بھی چھین لئے۔

لنڈن ۱۵ فروری۔ ٹیونیشیا میں وسطی محاذ پر امریکن فوجوں نے دشمن پر جوابی حملہ کردیا ہے۔ شمالی افریقہ کے اڈوں سے اڑکر امریکن اڑن قلعوں نے بلرمو کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ اور دشمن کی گودیوں کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ اور تیل کے ٹینکوں کو آگ لگادی گئی۔

دمشق ۱۶ فروری۔ لاول گورنمنٹ نے جبری لیبر کا قانون پاس کردیا ہے۔ ۲۱ سال کی عمر کے مرد اور عورت کو

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر :۔ رحمت اللہ خان شاکر